

## 14071 - اگر نقد خریدنے کی استطاعت ہے تو افضل ہے کہ قسطوں میں نہ خریدے

### سوال

میں نقد قیمت دینے کی استطاعت رکھتا ہوں لیکن کیا میرے لیے قسطوں میں خریداری کرنا جائز ہے، یہ علم میں رکھیں کہ قسطوں میں خریداری کی قیمت نقد سے زیادہ ہے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

سوال نمبر ( 13973 ) کے جواب میں یہ بیان ہوچکا ہے کہ قسطوں کی بیع قیمت میں زیادتی کے ساتھ جائز ہے۔

اس کے جائز ہونے ساتھ یہ ضروری ہے کہ اس مسئلہ میں وسعت اختیار نہ کی جائے اور خاص کرجب اس کی ضرورت نہ ہو، کیونکہ قسطوں کی بیع قرض کی بیع ہے، اور قرض میں وسعت اختیار کرنا صحیح نہیں، بلکہ چاہیے کہ ضرورت اور حاجت کے وقت ہی قرض لیا جائے۔

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرض سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

( اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ )

اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے اے اللہ تیری پناہ پکڑتا ہوں گناہ سے اور قرض سے۔

مغرم قرض کو کہتے ہیں:

توایک شخص نے کہا آپ قرض سے کتنی زیادہ پناہ مانگتے ہیں! تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی مقروض ہو جاتا ہے تو پھر بات چیت میں جھوٹ بولتا اور وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرتا ہے۔ صحیح بخاری ( 833 )

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرض کی ادائیگی کی دعا کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں مندرجہ ذیل دعا شامل تھی:

( اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ )

اے اللہ تو اول ہے تجھ سے قبل کوئی چیز نہیں، اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، اور تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، اور تو باطن ہے تیرے علاوہ کوئی چیز نہیں، ہم سے قرض ادا کر دے اور ہمیں فقر سے غنی کر دے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ( 4888 ) .

اس لیے جو شخص بھی نقد خریداری کرنے پر قادر ہو اسے کے لائق نہیں کہ قسطوں میں خریداری کرے، کیونکہ اس کی بنا پر اس کے ذمہ قرض ہوگا اور وہ اس کی ادائیگی میں مشغول ہو جائے گا حالانکہ وہ اس سے مستغنی ہے، اور اسے اس کی کوئی ضرورت نہیں، اس کی بنا پر وہ اپنے آپ کو خطرہ سے دوچار کر رہا ہے، کہ اگر اسے قرض کی حالت میں ہی موت آجائے تو اسے اس وقت بخشش حاصل نہیں ہوگی جب تک اس کی جانب سے قرض ادا نہیں کیا جاتا، اگرچہ وہ معرکہ میں شہید ہی کیوں نہ ہوا ہو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نے فرمایا:

( شہید کے قرض کے علاوہ باقی سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1886 )

اور امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے محمد بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرآسمان کی طرف بلند کیا اور پھر اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا اور فرمانے لگے: سبحان اللہ! کتنی شدید چیز نازل ہوئی ہے؟ اور خاموشی اختیار کر لی، تو ہم سہم اور ڈر گئے، دوسرے دن میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا شدید بات نازل ہوئی تھی؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ایک شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کر دیا جائے اور پھر اسے زندہ کیا جائے پھر قتل کر دیا جائے، پھر زندہ کیا جائے، پھر قتل کر دیا جائے، اور اس کے ذمہ قرض ہو تو اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک اس کی جانب سے قرض ادا نہیں کر دیا جاتا۔ سنن نسائی حدیث نمبر ( 4605 )

# اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:  
شیخ محمد صالح المنجد

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح نسائی ( 4367 ) میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

حاصل یہ ہوا کہ جب آپ غنی ہوں اور اس کی آپ کو اپنے پاس موجود مال کی ضرورت نہیں اور آپ کے خیال میں کچھ ایام تک اس کی ضرورت بھی نہیں پڑ سکتی تو اولیٰ اور بہتر یہی ہے کہ آپ نقد خریداری کریں اور قسطوں میں نہ خریدیں۔

واللہ اعلم .